احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ
۲۱۔ دسمبر ۱۹۹۴ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۸۶ | بدھ - ۱۷ رجب - ۱۴۱۵ھ '۲۱ - فتح ۱۳۷۳ ہش '۲۱ - دسمبر ۱۹۹۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قبولیت دعا کیلئے انتہائی درجہ اضطرار ضروری ہے

دعا کے اندر قبولیت کا اثر اس وقت پیدا ہوتا ہے جب وہ انتہائی درجہ کے اضطرار تک پہنچ جاتی ہے۔ جب انتہائی درجہ اضطرار کا پیدا ہو جاتا ہے اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی قبولیت کے آثار اور سامان پیدا ہو جاتے ہیں۔ پہلے سامان آسمان پر کئے جاتے ہیں اس کے بعد وہ زمین پر اثر دکھاتے ہیں۔ یہ چھوٹی بات نہیں بلکہ ایک عظیم الشان حقیقت ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

عاجزی اختیار کرنی چاہئے۔ عاجزی کا سیکھنا مشکل نہیں ہے اس کا سیکھنا ہی کیا ہے انسان تو خود ہی عاجز ہے اور وہ عاجزی کے لئے ہی پیدا کیا گیا ہے (-)

تکبر وغیرہ سب بناوٹی چیزیں ہیں اگر وہ اس بناوٹ کو اتار دے تو پھر اس کی فطرت میں عاجزی ہی نظر آوے گی اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا لیکن جو سُستی میں زندگی بسر کرتا ہے اسے آخر فرشتے بیدار کرتے ہیں۔ اگر تم ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو گے تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ بہت پکا ہے وہ کبھی تم سے ایسا سلوک نہ کرے گا جیسا کہ فاسق فاجر سے کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں کہ تم کو عذاب دیوے بشرطیکہ تم ایمان لاؤ اور شکر کرو۔ انسان کو عذاب ہمیشہ گناہ کے باعث ہوتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۲۳۲)

اللہ تعالیٰ سے بخشش ہر وقت مانگتے رہنا چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

اللہ تعالیٰ جن کو توفیق دیتا ہے۔ اور سمجھ عطا کرتا ہے۔ وہ کوئی وقت بھی بغیر استغفار کے نہیں رہتے۔ بہت سی چیزوں کا انحصار عادت پر بھی ہوتا ہے۔ اب ہم میں سے بہت سے اپنے گھروں سے نکلتے ہیں۔ سودا لینے کے لئے بازار جاتے ہیں ہم ادھر ادھر کے پراگندہ خیالات ذہن میں رکھ کر بھی یہ فاصلہ طے کر سکتے ہیں ایک سیکنڈ بھی زیادہ وقت نہیں لگے گا۔ لیکن ایک صورت میں ہم نے اپنا وقت ضائع کر دیا اور دوسری صورت میں ہم نے وقت کا صحیح استعمال کیا تو یہ عادت ڈالنی چاہئے۔ ہم میں سے ہر ایک کو کہ استغفار کو اپنا شعار بنائے خالی لفظ نہ ہوں جو اس کے منہ سے نکل رہے ہیں بلکہ استغفر اللہ کے ساتھ اس کا یہ احساس بھی پوری شدت کے ساتھ بیدار ہو کہ میں کچھ نہیں' ہر طاقت' ہر علم ہر روشنی' ہر بھلائی ہر خیر میں نے اپنے رب سے حاصل کرنی ہے میرے اندر اپنا ذاتی کوئی کمال نہیں ہے میرے اندر کوئی خوبی میرے خدا نے رکھی تو وہ صرف یہ ہے کہ میں اس بات کا اقرار کروں کہ میرے اندر کوئی ذاتی کمال نہیں اور اپنے رب کے ساتھ تعلق کو استوار اور پختہ کرنے کی کوشش کروں اور پھر ہمارا رب' جو بڑا ہی مہربان ہے اور غفور ہے وہ ہماری حالت کو دیکھ کے اور ہماری التجا کو سن کر اپنے فضلوں کو ہم پر نازل کرے اور ہمیں طاقت بھی دے ہمیں علم بھی دے۔ ہمیں روحانی روشنی بھی دے جو اس جہان میں بھی اور اگلے جہان میں بھی (-) کے مطابق ہمارے کام آنے والا ہو اور ترقی کی راہیں ہم پر کھلتی رہیں اور ترقی کے ہر مقام اور ہر مرحلہ پر ہمارے اندر یہ احساس ہے کہ یہاں تک بھی ہم خدا کے فضل سے ہی پہنچے۔ اپنی طاقت سے نہیں پہنچے۔ لیکن جو اگلی منزل ہے اس کے مقابلہ میں یہ بھی ایک ناقص مقام ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ اس

باقی صفحہ ۷ پر

فساد اس سے شروع ہوتا ہے کہ انسان ظنونِ فاسدہ اور شکوک سے کام لینا شروع کرے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ماہر امراض بچگان کی آمد

○ "مکرم ڈاکٹر شمیم احمد قاضی صاحب ماہر امراض بچگان مورخہ ۲۹' ۳۰ دسمبر ۹۴ بروز جمعرات اور جمعہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے (۲۹ دسمبر ۹۴ کو بعد دوپہر اور ۳۰ دسمبر ۹۴ کو صبح)۔ ضرورت مند احباب سے درخواست ہے کہ براہ کرم قبل از وقت ڈیوٹی پر موجود ڈاکٹر صاحب سے مشورہ کر کے حسب ضرورت وقت حاصل کرلیں اور پھر وقت پر ہسپتال تشریف لے آویں۔"

ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست دعا

○ محترم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ (سابق اسیر راہ مولا) کی اہلیہ محترمہ طاہرہ الیاس صاحبہ علیل ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ اکرام اللہ شاکر جوئیہ مربی سلسلہ کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں شفا کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری جاوید احمد صاحب مینیجر تحریک جدید فارمز سندھ کی والدہ صاحبہ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری غلام احمد صاحب پنشنر تحریک جدید حال نوکوٹ سندھ مورخہ ۹۴-۱۲-۷ کی رات آٹھ بجے حیدر آباد سندھ میں بعمر ۷۰ سال وفات پا گئیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ آپ کو لمبا عرصہ تک سندھ میں بشیر آباد' محمد آباد' نور نگر وغیرہ میں صدر لجنہ اماء اللہ کے طور پر سلسلہ کی خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی۔

ان کی میت حیدر آباد سے ربوہ لائی گئی۔ مورخہ ۹۴-۱۲-۸ کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا بھی کروائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت -
دو روپیہ

۲۱- فتح - ۱۳۷۳ ہش   ۲۱- دسمبر ۱۹۹۴ء

خدا تعالیٰ کی خوشنودی

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

جو کچھ آسمان پر لکھا جاتا ہے وہ کبھی محو نہیں ہو سکتا- اس کا اثر ابدالآباد کے لئے ہوتا ہے- " حضرت صاحب کا یہ ارشاد ہمارے لئے تین باتیں خاص طور پر پیش فرماتا ہے- یہ تین باتیں یہ ہیں- آسمان پر کسی چیز کا لکھا جانا- اس کا کبھی محو نہ ہونا اور اس کا اثر ابدالآباد تک کے لئے قائم رہنا- اگر انسانی فطرت پر غور کیا جائے تو وہ اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ جو کچھ انسان کرتا ہے اور اسے اچھا سمجھتا ہے وہ قائم رہے- لوگ اسے یاد رکھیں اس کے لئے دعائیں کریں اور اس کی باتوں کو اپنی زندگی میں شامل کر کے بہتر بننے کی کوشش کریں- اس انسانی فطرت سے انکار نہیں ہو سکتا- اور جب لوگ ایک دوسرے کو نیکی کی تلقین کرتے ہیں تو اس کا مطلب بھی یہی ہوتا ہے کہ نیکی کا اثر نہ صرف قائم رہے بلکہ جس کا حلقہ پھیلتا چلا جائے اور ایک سے دوسرے میں اور دوسرے سے تیسرے میں وہ نیکی پیدا ہونی شروع ہو جائے-

حضرت صاحب (ہماری دعائیں آپ کے لئے) کسی چیز کے قائم رہنے کو آسمان پر لکھے جانے سے تعبیر فرماتے ہیں جیسا کہ ہم جانتے ہیں انسان کے افعال دو قسم کے ہو سکتے ہیں ایک ایسے جو انسانوں کو خوش کریں اور دوسرے وہ جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے والے ہوں- جو انسانوں کو خوش کرنے والے ہیں ان کا تعلق تو صرف زمین سے ہے- اور یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ وہ قائم رہیں گے یا نہیں- لیکن جو خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے والے ہیں وہ آسمان پر پہنچ جاتے ہیں آسمان پر لکھے جاتے ہیں- اور حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ آسمان پر لکھے جانے کے بعد وہ محو نہیں ہو سکتے- اس لئے کہ وہ لکھے ہی گئے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے ذریعے ہیں- انسان کس طرح آسمان پر پہنچے- انسان کو یہ طاقت حاصل نہیں کہ وہ آسمان پر پہنچ جائے اور وہاں کسی بات کو محو کر دے- نہ وہ وہاں لکھ سکتا ہے- نہ وہ وہاں کسی چیز کو محو کر سکتا ہے- آسمان پر تو لکھا ہی خدا تعالیٰ کی خوشنودی سے جاتا ہے- اور جو بات خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے والی ہو وہ یقیناً قائم رہنے والی ہے- اللہ تعالیٰ کسی کی نیکی کے اجر کو ضائع نہیں کرتا- دیتا ہے اس کے بدلہ میں اور بے شمار دیتا ہے-

پس آسمان پر لکھا جانا ہماری ہر اس بات کے لئے ممکن ہے جو خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرے- اور ایسی بات ہمیشہ کے لئے قائم رہتی ہے- نہ صرف وہ بات قائم رہتی ہے- بلکہ اس کا اثر بھی ابدالآباد تک ہوتا ہے- اس اچھی بات کا صرف ایک دفعہ اجر نہیں ملتا- بلکہ وہ اجر ملتا ہی چلا جاتا ہے اور اس کے ملتے چلے جانے کی کوئی میعاد مقرر نہیں ہے- وہ ابدالآباد کے لئے ملتا چلا جاتا ہے- گویا کہ انسان نیکی تو ایک کرتا ہے اس کے اجر اُسے ہزاروں کی تعداد میں ملتے ہیں اور ہزاروں بھی کیا ابدالآباد جس کا تصور بھی ممکن نہیں تک ملنے کا مطلب یہ ہے کہ بے شمار اجر ملتے ہیں- پس ہمیں چاہئے کہ ہم ایسی باتیں کریں ہم سے ایسے افعال سرزد ہوں جو آسمان پر لکھے جانے کے قابل ہوں- تاکہ وہ وہاں لکھے جائیں اور لکھے ہی رہیں- کبھی محو نہ ہوں- اور نہ صرف لکھے جائیں اور لکھے ہی رہیں بلکہ ان کا اثر بڑھتا ہی رہے- ان کا جو اجر ہمیں اللہ تعالیٰ نے عطا کرنا ہے وہ ہمیشہ کے لئے عطا کیا جاتا رہے-

حضرت صاحب (ہماری دعائیں آپ کے لئے) کا یہ ارشاد ہماری باتوں اور ہمارے افعال کو یکسر بدل کر خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے بنا سکتا ہے- ہمیں اس پر غور کرنا چاہئے- ہمیں اپنی باتوں کو اور اپنے افعال کو آسمان تک پہنچانا چاہئے تاکہ وہ وہاں لکھے جائیں اور ان کا اجر ہمیں ملتا رہے- یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کا نتیجہ ہے- پس ہمیں سب سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے-

گپ شپ میں کبھی جھوٹ کو شامل نہ کریں ہم
اور طنز نہ ہو ایسا کہ دُکھ جائے کوئی دل
بہتر ہے کہ ہر بات حقیقت پہ ہو مبنی
تفریح سے معمور ہو تفریح کی محفل

ابوالاقبال

لمحاتِ زندگی یوں اسیرِ اَلَم رہے
زنجیرِ آرزو میں وفا کے قدم رہے

جاتی ہے جاں تو جائے، مگر تیرا غم رہے
اتنا تو میرے جذبۂ دل کا بھرم رہے

اے ہمنفس مزہ ہے تبھی انتظار کا
سینے سے جاں نکل کے نگاہوں میں تھم رہے

آنکھوں میں اشک، لب پہ فغاں، دل ہے داغ داغ
ایسا ہی گھر جہان ہے تیرا، تو ہم رہے-!

تُو تو سدا رہا مِری شہ رگ سے بھی قریب
جلوہ نما اگرچہ ہزاروں صنم رہے

کیسے عجیب موڑ پہ لے آئی زندگی
لَب پر کسی کا نام رہے، چشم نَم رہے

ہر اِک گھڑی تھی سال تو، ہر دن ہُوا صدی
یوں جانِ ناتواں پہ فلک کے ستم رہے

شاید وہ آگئے ہیں کہیں میرے آس پاس
محرومیوں کا آجکل احساس کم رہے

کیوں چاند جھانکتا رہے پلکوں کی اوٹ سے
کس در پہ یہ جبینِ فلک ہائے خَم رہے

جاں دینے کا مزہ ہے منیرہ دمِ وصال
سر اپنا آستانِ عقیدت پہ خَم رہے

سیدہ منیرہ ظہور

خدا کو انکسار پسند ہے اس کے بندوں سے جو جھک کے ملتا ہے جس کو اپنی کوئی برتری اپنے آپ کو بڑا سمجھنے پر مجبور نہیں کرتی اور اس کے دماغ کو اس کی کوئی بڑائی نہیں چڑھتی ایسا شخص خدا کے ہاں عزت پاتا ہے- اور جب یہ کہا جاتا ہے کہ اللہ کے ہاں عزت پاتا ہے تو یہ مراد نہیں کہ مرنے کے بعد پتہ چلے گا، وہ عزت پاتا ہے اور پاتا چلا جاتا ہے- یہاں تک کہ خدا بس نہیں کرتا جب تک کہ اس کی عزت کو کل عالم پر روشن اور ظاہر نہ کر دے-

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد محمود طاہر- ایم اے ابلاغیات

سیرت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی- اللہ کی سلامتی آپ پر ہو- (۱۸۳۵ء-۱۹۰۸ء) بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی سیرت ہمارے لئے مشعل راہ بھی ہے اور قابل تقلید بھی- زندگی کے کسی پہلو کی طرف نظر دوڑا کر دیکھ لیں ایک بھرپور اور مثالی زندگی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے گذاری جو اپنے پیچھے ہزاروں داستانیں چھوڑ گئی ہے جس کے ایک ایک باب کو سن اور پڑھ کر سعادت مند لوگ اپنے ایمان میں تقویت پاتے ہیں- حضرت بانی جماعت احمدیہ کی جلیل القدر سیرت اور کار ہائے نمایاں کا اعتراف اغیار نے بھی کیا جس کا تاریخی ریکارڈ اخبارات و رسائل میں محفوظ ہے- آپ کی وفات پر متعدد ہندوستانی اخبارات و رسائل نے آپ کو خراج تحسین پیش کیا اور آپ کی کامیاب اور جہد مسلسل والی زندگی کا ذکر برصغیر کے پریس میں کیا گیا-

زیر نظر سطور میں آپ کی سیرت کے چند پہلوؤں پر واقعاتی رنگ میں روشنی ڈالی جائے گی- کسی کی سیرت کا صحیح رنگ میں واقعہ وہی شخص بیان کر سکتا ہے جس کو زمانی و مکانی صحبت سے خاطر خواہ حصہ ملا ہو- مندرجہ ذیل تمام واقعات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے معتمد رفیق' بلند پایہ عالم دین' سحر انگیز مقرر حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی رقم فرمودہ کتاب سے لئے گئے جس میں آپ نے حضرت صاحب کی سیرت بیان کی ہے-

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے اپنی یہ کتاب حضرت اقدس بانی سلسلہ کی زندگی میں ہی یعنی جنوری ۱۹۰۰ء میں تحریر فرما لی تھی گویا اس کتاب کو حضرت صاحب کی تصدیق کی سند حاصل ہے- یہ کتاب جہاں اپنے آقا کے ساتھ عشق و محبت کی بلند پایہ داستان رقم کرتی ہے وہاں اردو زبان و ادب کا بھی شاہکار ہے- کمال تسلسل اور روانی کے ساتھ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے حقائق و معرفت کے موتی سیرت حضرت بانی سلسلہ بیان کرتے ہوئے جڑے ہیں- جو احباب توفیق پاویں وہ اس مختصر سی کتاب کا ضرور مطالعہ کریں- کوشش کی گئی ہے واقعات من و عن حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی زبانی ہی قارئین الفضل تک پہنچائے جائیں:-

وسعتِ حوصلہ

وسعت حوصلہ ایک ایسا وصف ہے جو کئی دوسرے اوصاف حمیدہ بھی شخصیت میں پیدا کرتا ہے- استقامت' برداشت' اولوالعزمی اسی سے پیدا ہوتی ہے اسی لئے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے پانچ بنیادی اخلاق بیان کرتے ہوئے ان میں ایک خُلق وسعت حوصلہ ارشاد فرمایا تھا- جب ہم اس خلق کو حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زندگی میں دیکھتے ہیں تو آپ کو کمال درجہ کا متصف پاتے ہیں- حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی بیان فرماتے ہیں:-

"ایک روز فرمایا میں اپنے نفس پر اتنا قابو رکھتا ہوں اور خدا تعالیٰ نے میرے نفس کو ایسا ..... (مطیع) بنایا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک سال بھر میرے سامنے بیٹھ کر میرے نفس کو گندی سے گندی گالیاں دیتا رہے- آخر وہی شرمندہ ہو گا اور اسے اقرار کرنا پڑے گا کہ وہ میرے پاؤں جگہ سے اکھاڑ نہ سکا- آپ کی استقامت اور قوت قلب (..........) کسی ترہیب اور رعب انداز نظارہ سے متاثر نہیں ہوتی- کوئی ہولناک واقعہ اور غم انگیز سانحہ آپ کی توجہ کو منتشر اور مفوض کام سے غافل نہیں کر سکتا-"

اقدام قتل کا مقدمہ جسے پادریوں نے برپا کیا اور آریوں اور دیگر ناعاقبت اندیشوں کی طرف سے اس کی تائید ہونے لگی آپ کے کمال درجہ وسعت حوصلہ کا عملی ثبوت ہے لیکن آپ اپنے مفوضہ کام کرتے رہے اور ان مقدمات کی ذرا بھی پرواہ نہ کی-

وسعت حوصلہ کے عظیم وصف کو آپ کی سیرت میں جو مقام حاصل تھا اس کو مزید روشن کرنے کے لئے ایک اور بیان حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی زبانی ملاحظہ فرمائیں:-

"غرض ہمارے برگزیدہ احباب کے زمرہ میں کوئی ایسا نہیں جو صدق دل سے اعتراف نہیں کرتا کہ حضرت کا ہاتھ اس کے ہاتھ کے اوپر ہے اور ہر حال میں اوپر ہے آپ کوئی مضمون لکھا ہوا سنائیں یا اشتہار کا مسودہ مجلس میں سنائیں اس لئے کہ آپ کی اکثر عادت ہے کہ مطبع میں دینے سے پہلے خدام کو سنا دیتے ہیں- اگر کوئی گرفت کرے اور بات بتائے تو ازبس خوش ہوتے ہیں- میں نے اس خصلت میں آپ کو لانظیر پایا ہے- ایک مولوی اور دنیا کا مؤلف یا مصنف آگ بگولہ ہو جاتا ہے اگر کوئی شخص اس کی کسی بات پر حرف رکھے اور اپنے تئیں معصوم محض مانتا ہے"-

عورتوں سے حسنِ سلوک

عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے ان سے نرمی اور لطف کا برتاؤ کرنے کا خلق آپ میں نمایاں تھا اس خلق کی گواہی دوسری عورتوں نے بھی دی ہے کہ آپ اپنی زوجہ محترمہ حضرت اماں جان سے نرمی کا سلوک فرمایا کرتے تھے- احباب جماعت کو بھی عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم آپ نے فرمائی اس بارے میں حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی بیان فرماتے ہیں:-

"اس بات کو اندرون خانہ کی خدمت گار عورتیں جو عوام الناس سے ہیں- اور فطری سادگی اور انسانی جامہ کے سوا کوئی تکلف اور تصنع کی زیرکی اور استنباطی قوت نہیں رکھتیں- بہت عمدہ طرح سے محسوس کرتی ہیں وہ تعجب سے دیکھتی ہیں اور زمانہ اور اپنے گرد و پیش کے عام عرف اور برتاؤ کے بالکل برخلاف دیکھ کر بڑے تعجب سے کہتی ہیں اور میں نے بارہا انہیں خود حیرت سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ "مرجا بیوی دی گل بڑی مندا ہے-" ایک دن خود حضرت صاحب فرماتے تھے کہ "فحشاء کے سوا باقی تمام کج خلقیاں اور تلخیاں عورت کی برداشت کرنی چاہئیں-" اور فرمایا "ہمیں تو کمال بے شرمی معلوم ہوتی ہے کہ مرد ہو کر عورت سے جنگ کریں- ہم کو خدا نے مرد بنایا اور یہ درحقیقت ہم پر اتمام نعمت ہے اس کا شکریہ یہ ہے کہ عورتوں سے لطف اور نرمی کا برتاؤ کریں"-

ایک دفعہ ایک دوست کی درشت مزاجی اور بدزبانی کا ذکر ہوا کہ وہ اپنی بیوی سے سختی سے پیش آتا ہے- حضرت اس بات سے بہت کشیدہ خاطر ہوئے اور فرمایا ہمارے احباب کو ایسا نہ ہونا چاہئے-

مندرجہ بالا بیان سے عورتوں کے بارہ میں حسن سلوک کی تعلیم اور حضرت صاحب کا ذاتی عملی نمونہ واضح ہے کہ حضرت صاحب کس قسم کے سلوک کی امید احباب جماعت سے کرتے ہیں-

لوگوں سے بے تکلفی اور ان کا احترام

احباب کے ساتھ آپ بغیر فاصلہ رکھے گفتگو فرمایا کرتے تھے- لوگ آزادی سے آپ سے بات چیت کر لیا کرتے اور منع فرمایا کہ مجھ سے فاصلہ پیدا نہ کریں تا ایک قسم کا آپ کا ڈر پیدا ہو جائے اور احباب آپ سے حجاب محسوس کریں- اسی طرح دوسرے لوگوں کو آپ مخاطب کرتے تو بڑے ادب و احترام کے ساتھ ان کا نام پکارتے اور اپنے مریدوں کو خطوط لکھتے وقت احترام سے محبت کا اظہار فرما کر پکارتے- ان اوصاف کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی بیان فرماتے ہیں:-

"ایک دفعہ ایک شخص جو دنیا کے فقیروں اور سجادہ نشینوں کا شیفتہ اور خوکردہ تھا ہماری..... (بیت المبارک) میں آیا لوگوں کو آزادی سے آپ سے گفتگو کرتے دیکھ کر حیران ہو گیا- آپ سے کہا کہ آپ کی..... (بیت المبارک) میں ادب نہیں لوگ بے محابا بات چیت آپ سے کرتے ہیں- آپ نے فرمایا میرا یہ مسلک نہیں کہ میں ایسا تُند خُو اور بھیانک بن کر بیٹھوں کہ لوگ مجھ سے ایسے ڈریں جیسے درندہ سے ڈرتے ہیں اور میں بت بننے سے سخت نفرت رکھتا ہوں میں تو بت پرستی کے رد کے لئے آیا ہوں نہ یہ کہ میں خود بت بنوں اور لوگ میری پوجا کریں اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ میں اپنے نفس کو دوسروں پر ذرا بھی ترجیح نہیں دیتا میرے نزدیک متکبر سے زیادہ بت پرست اور خبیث نہیں- متکبر کسی خدا کی پرستش نہیں کرتا بلکہ وہ اپنی پرستش کرتا ہے-

آپ اپنے خدام کو ادب اور احترام سے پکارتے ہیں اور حاضر و غائب ہر ایک کا نام ادب سے لیتے ہیں- میں نے بارہا سنا ہے اندر اپنی زوجہ محترمہ سے آپ گفتگو کر رہے ہیں اور اس اثنا میں کسی خادم کا نام زبان پر آ گیا تو بڑے ادب سے لیا ہے جیسے سامنے لیا کرتے ہیں- کبھی تو کر کے کسی کو خطاب نہیں کرتے- تحریروں میں جیسا آپ کا رویہ ہے- "حضرت اخویم مولوی صاحب" اور "اخویم حبی فی اللہ مولوی صاحب" اسی طرح تقریر میں بھی فرماتے ہیں- "حضرت مولوی صاحب یوں فرماتے تھے-" "میں نے اکثر فقرا اور پیروں کو دیکھا ہے- وہ عار سمجھتے ہیں اور اپنے قدر کی کاہش خیال کرتے ہیں اگر مرید کو عزت سے یاد کریں"-

مندرجہ بالا بیانات و واقعات جو کہ مشعل راہ کی حیثیت رکھتے ہیں ہماری توجہ اس دعوت کی طرف مبذول کرا رہے ہیں کہ آئیں ان واقعات کو اپنا اخلاقی آئین تسلیم کرتے ہوئے ان پر پوری طرح عمل پیرا ہوں- خدا تعالیٰ اس کی توفیق عطا کرے-

اصل رازق خدا تعالیٰ ہے

اصل رازق خدا تعالیٰ ہے- وہ شخص جو اس پر بھروسہ کرتا ہے کبھی رزق سے محروم نہیں رہ سکتا- وہ ہر طرح سے اور ہر جگہ سے اپنے پر توکل کرنے والے شخص کے لئے رزق پہنچاتا ہے- خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو مجھ پر بھروسہ کرے اور توکل کرے میں اس کے لئے آسمان سے برساتا اور قدموں میں سے نکالتا ہوں- پس چاہئے کہ ہر ایک شخص خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرے-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام (فزکس لاریٹ) ——— ہفت روزہ "لاہور" کے شکریہ کے ساتھ

ابتدائی توپ - ہماری تاریخ

ابن خلدون جس نے اپنی تاریخ ۱۳۷۷ء کے لگ بھگ لکھی تھی۔ ایک ایسی شے کو بیان کرتا ہے جو واضح طور پر توپ ہی ہے یہ مغرب میں سلجلماسا کے محاصرے کے وقت استعمال کی گئی تھی۔ اور اس کا استعمال سلطان ابو یوسف نے ایک صدی پہلے کیا تھا۔ اس کا دعویٰ تھا کہ سلطان نے محاصراتی انجنوں کی تنصیب کی تھی اور بارودی انجن میندام نفتہ لگاتے تھے جن میں سے بڑے بڑے گولے یا لوہا خارج ہوتا تھا۔ گولے ایک خانے (خزنہ) سے پھینکے جاتے تھے۔ اور انہیں بارود کی دہکتی آگ کے آگے رکھا جاتا تھا۔ جو تمام اعمال کو چلانے والی قوت کے تحت کر دیتا تھا۔

"چنانچہ مغرب میں توپ کا ظہور اچانک نہیں ہوا۔ بارود وہاں پہلے سے موجود تھا"

جوس کونڈ... جو سپین کا مورخ ہے یہ دعویٰ کرتا ہے کہ ۱۳۰۴ء میں توپ کے موجد خلیفہ الناصر نے شمالی افریقہ میں المحدیہ کے محاصرے کے دوران استعمال کی تھی اور پیٹر بشپ جولیون کا رہنے والا تھا۔ یہ بتاتا ہے کہ سوالی توپ ۱۳۴۸ھ میں استعمال کی گئی تھی۔ اس کے علاوہ اسلامی ممالک کے مشرقی علاقے میں توپ تیرھویں صدی کے دوسرے نصف میں ظاہر ہوئی تھی۔ بلاشبہ ہم یہ خیال بھی ظاہر کریں گے کہ مغرب میں تو پٹرول موجود نہیں تھا توپ کے محاصراتی انجن کی شکل دے دی گئی تھی۔ اسلامی مشرق میں یہ واقعہ بعد میں ظہور پذیر ہوا تھا اور سلجلماسا میں توپ کا استعمال ہو جانا جیسا کہ ابن خلدون نے لکھا ہے ایک قدرتی بات ہے۔

مملوکوں کے عہد میں مملوک مملکت میں ایک ہلکی قسم کی توپ ظاہر ہوئی تھی۔ اور یہ توپ منگولوں کے خلاف استعمال کی گئی تھی۔ جو بغداد کو ۱۲۵۸ء میں تباہ کر کے بعد بہت سی ہزیمتوں سے دوچار ہوئے تھے۔ مملوک فوج نے منگول ہلاکو کی فوج کو پہلی شکست ۱۳۶۰ء میں دی تھی اس بار ایفائی سلطان قدوس نے کی تھی یہ واقعہ گلیگی میں "ابن جابوت" میں پیش آیا تھا۔ اور یہ دنیا کی فیصلہ کن جنگوں میں سے ایک تھی۔ آخری جنگ مرج الصفاء میں ہوئی تھی۔ دمشق سے جنوب کی طرف ۱۲۰۳ء میں جب مملوکوں نے منگولوں کی فوج کو غزنی میں ایک اور فیصلہ کن شکست دی تھی۔ اور اس شکست کے بعد منگولوں کی آفت کا خاتمہ ہو گیا تھا۔ نئی توپیں اس زمانے تک پوری طرح فعال ہتھیار کی شکل اختیار نہیں کر سکی تھیں اور اس وقت تک ترقی کے ابتدائی مراحل میں تھیں۔ تاہم بہت سے عسکری مسودات۔ لینن گراڈ۔ پیرس، استنبول اور قاہرہ میں موجود ہیں۔ جو نہ صرف یہ بتاتے ہیں کہ منگولوں کے خلاف ہلکی توپیں استعمال کی گئی تھیں۔ بلکہ ان میں یہ بھی مذکور ہے۔ کہ مصریوں کے پاس ایک رسالہ تھا جسے خاص طور پر توپوں سے مسلح کیا گیا تھا۔

اس میں پٹاخے یعنی سواریخ بھی استعمال ہوتے تھے۔ جو دشمن کو ڈرانے کے لئے چلائے جاتے تھے اور اس کی وجہ سے دشمنوں کی صفوں میں ہلچل مچ جاتی تھی۔ بعض مسودات میں اس امر کا مواد بھی موجود ہے کہ "الجالوت ملا درون" میں شکست کیسے وقوع پذیر ہوئی تھی اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ غزنی میں اس کا استعمال کیسے ہوا تھا چنانچہ ہمارے پاس دو اور ایسی تاریخیں بھی اب موجود ہیں جب توپوں کو استعمال کیا گیا تھا۔ مملوکوں نے ۱۳۶۰ء اور اس کے بعد ۱۳۷۳ء میں بھی توپیں استعمال کی تھیں اور یہ واقعہ ۱۳۷۴ء تک مکمل ہو چکا تھا۔۔۔ یہ اندازہ کرنا کسی حد تک مناسب ہے کہ ان کی یہ ایجاد الجالوت سے پہلے ۱۳۶۰ء عیسوی تک ہو چکی تھی۔

محاصراتی انجن کی صورت! یہی وہ مدت تھی جس کے دوران توپیں مملوک سلطنت کے لئے محاصراتی انجن کی صورت اختیار کر چکی تھی۔ شہاب الدین ابن فضل اللہ العمری (۱۳۴۰-۱۳۰۱ء) جو مورخ ماہر قاموس اعلیٰ سرکاری کارندہ اور امور مملکت کا ماہر تھا جس نے کئی کتابیں بھی لکھی تھیں ان میں سے ایک کتاب التعریف بالمصتلہ الشریف" اور جو اعلیٰ سرکاری افسروں کے لئے ایک طرح کی گائیڈ تھی ۱۳۴۰ء میں لکھی گئی تھی العمری نے ایک باب میں مخابراتی انجن کی علمی کارکردگی پر بھی لکھا تھا۔ یہ زمانہ سلطان الناصر کا تھا اور ۴۰-۱۳۰۹ کا زمانہ ہے اس وقت چھ طرح کی توپیں موجود تھیں منجنیق۔ زیارت (میکانکی ٹیڑھی کمان) سطیر (محفوظ غلاف والی) خطائی تیر) ماخیل البارود قواریہ النفت..... آخری تین توپیں بارود کی مدد سے استعمال ہوتی تھیں۔ اور العمری سب لفظی تفصیل بیان کرتا ہے توپوں کے بارے میں اس کی گفتگو بارود کا حوالہ رکھتی ہے اور ایک سرخ گرم گولہ جو محرابیں اور تعمیرات توڑنے کی صلاحیتیں رکھتا ہے۔

محاصروں اور لڑائیوں کے اس سلسلے میں جو سپین ۴۳-۱۳۴۰ کے درمیان جاری رہا۔ مغربی اور عرب دونوں ذرائع یہ بیان کرتے ہیں کہ اس دوران میں توپ کا استعمال کیا گیا تھا۔

۱۳۴۰ء میں مسلمانوں نے عارف کے معرکے میں توپ استعمال کی تھی اور اس کے بعد ۱۳۴۲ھ میں جب الجزیرہ کا محاصرہ کیا گیا تھا توپوں سے لوہے کے گولے پھینکے گئے تھے۔ اور انہیں پھینکنے کے لئے بارود کا استعمال ہوا تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ڈربی اور سابری کے نواب نے جو اس جنگ میں موجود تھے۔ اس میں سے آتشیں اسلحے کے بارے میں معلومات لے کر انگلستان پہنچے تھے بہت سے مغربی مورخین اس بات پر بھی اعتقاد رکھتے ہیں کہ اہل سپین نے توپخانے کا علم گرانڈا کے عربوں سے حاصل کیا تھا جو بہت پہلے بارود سے

باقی صفحہ ۶ پر

نسیم سیفی

ایک نئی بات

یہ تو ہم سب جانتے ہیں کہ مضبوط عمارت بنانے کے لئے بنیادیں بھی خاصی مضبوط ہونی چاہئیں۔ کہا جاتا ہے کہ بنیادیں جتنی زیادہ مضبوط ہونگی اور بہتر ہونگی۔ اتنی ہی زیادہ مضبوط عمارت ان کے اوپر کھڑی کی جا سکے گی۔ عمارت تو مضبوط بنیادوں کے بغیر بھی کھڑی کی جا سکتی ہے۔ اور دیکھنے میں مضبوط لگ سکتی ہے لیکن اگر مضبوط عمارت کا مضبوط بنیادوں کے ساتھ جوڑ نہ ہو تو یقیناً وہ مضبوط عمارت ہوا میں کھڑی معلوم ہو گی۔ کسی وقت بھی ڈھے سکتی ہے۔ گویا کہ اس کی اصل مضبوطی یہ ہے کہ وہ استوار رہے۔ صحیح طور پر کھڑی رہے۔ اور اس بات کا امکان صرف اس صورت میں ہوتا ہے کہ بنیادیں بھی مضبوط ہوں۔ اگرچہ یہ بات کہی تو عمارتوں کے سلسلے میں جاتی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس کے متعلق یہ بات کہی نہ جاسکے۔ تعلیم کو لے لیجئے۔ بنیادیں مضبوط ہوں گی تو عمارت بھی اعلیٰ درجہ کی بنے گی۔ یعنی شروع شروع میں جو تعلیم دی جاتی ہے وہ بہتر تعلیم ہونی چاہئے اور بہتر اساتذہ کے ذریعہ ہونی چاہئے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ ترقی یافتہ ممالک میں چھوٹی کلاسوں کو پڑھانے کے لئے خاصے تجربہ کار اور نفسیات کے ماہر اساتذہ متعین کئے جاتے ہیں۔ حالانکہ ہمارے علاقوں میں عام طور پر یہ ہوتا ہے۔ کہ اگر جماعتیں چھوٹی ہیں تو عام قسم کے تعلیم یافتہ کوئی مڈل کلاس یا میٹرک ہی کو لگا دیا جاتا ہے۔ کہ الف با تا ہی پڑھانا ہے نا۔ لیکن یہ بات درست نہیں ہے۔ اسی طرح زندگی کے کسی اور پہلو کو لے لیجئے وہاں بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے۔

اب یوروپ میں بیٹھے ڈاکٹروں نے سر جوڑ کر یہ سوچا ہے اور اس بات کا اعلان کیا ہے کہ انسانی زندگی کی بنیادیں اس کے پہلے تین ہفتے ہیں۔ اگر پہلے تین ہفتوں میں بچے کو ماں کا دودھ پلایا جائے تو وہ زیادہ بہتر طریق پر نشوونما پاتا ہے۔ کئی بیماریوں سے بھی بچ جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس کا ذہنی توازن بھی ٹھیک رہتا ہے۔ بلکہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ جو بچے ماں کا دودھ نہیں پیتے یا آدھا ماں کا دودھ اور آدھا بوتل کا دودھ پیتے ہیں وہ نو سال کی عمر تک پہنچتے پہنچتے برے اثرات کے حامل ہو جاتے ہیں۔ عام طور پر ان کا ذہنی توازن اتنا اچھا نہیں ہوتا جتنا ان بچوں کا جنہوں نے پہلے تین ہفتے باقاعدگی کے ساتھ ماں ہی کا دودھ پیا ہو۔ اسی سلسلے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جو بچے وقت سے پہلے پیدا ہو جاتے ہیں ان کا ذہنی توازن بھی عام طور پر بگڑ جانے کا امکان ہوتا ہے۔ لیکن اگر انہیں زندگی کے پہلے تین ہفتوں میں باقاعدگی کے ساتھ صرف اور صرف ماں ہی کا دودھ پلایا جائے تو ان کا ذہنی توازن بہتر ہو سکتا ہے۔ اور وہ بالکل نارمل بچوں کی طرح پرورش پا سکتے ہیں۔

بتایا گیا ہے کہ تجربات نے یہ ثابت کیا ہے کہ ایسے بچے تعلیم کے لحاظ سے دوسرے نارمل بچوں سے مختلف نہیں ہو پاتے۔ اگر کسی سٹیج پر یہ بھی محسوس ہو کہ وہ دوسرے بچوں سے پیچھے رہ گئے ہیں تو جلد ہی اس کمی کو پورا کر لیتے ہیں اور نارمل بچوں کی طرح تعلیم پا سکتے ہیں۔ بہرحال ڈاکٹروں کی اس تحقیق سے پتہ یہ چلا ہے کہ ہر بچے کو اس کی زندگی کے پہلے تین ہفتوں میں ماں ہی کا دودھ پلانا چاہئے۔ اگرچہ ویسے بھی ماں کے دودھ پر زور دیا جا رہا ہے۔ اور آج کل اس بات کو خاص طور پر پیش کیا جا رہا ہے کہ بوتل کے دودھ کی بجائے ماں کا دودھ پلایا جائے لیکن یہ بات کہ پہلے تین ہفتوں میں ضرور ہی ماں کا دودھ پلایا جائے۔ یہ ایک نئی بات ہے جو یوروپ میں ماہر ڈاکٹروں نے سر جوڑ کر بیٹھ کر ثابت کی ہے۔

بتایا گیا ہے کہ زندگی کے پہلے تین ہفتوں میں ماں کا دودھ پینے کی وجہ سے بچہ کئی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے گویا کہ یہ دودھ اسے دفاع

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا عبد الباسط شاہد

حضرت مولوی فضل دین صاحب

"الدار" حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بابرکت رہائش گاہ میں ایک کمرہ گول کمرے کے نام سے مشہور تھا۔ یہ گول کمرہ حضرت امام جماعت الثانی کے ابتدائی دفتر کے طور پر بھی استعمال ہوتا تھا۔ حضرت امام جماعت الثانی نے خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے بعض مخلصین کو مجلس انصار اللہ کی تشکیل و تنظیم کے لئے اس دفتر میں دعوت دی اور حاضرین سے فرمایا کہ وہ باری باری کھڑے ہو کر اپنا تعارف کروائیں۔ حاضرین میں جہاں بہت معروف و مشہور احمدی بزرگ موجود تھے وہاں ایک منکسر المزاج دیہاتی نوجوان بھی موجود تھے وہ کہتے ہیں کہ جب وہاں موجود بزرگوں نے اپنا تعارف کرانا شروع کیا تو وہ اپنے دنیوی مراتب اور دینی خدمات کا تذکرہ کرتے تھے جسے سن کر میں نے یہ پختہ ارادہ کر لیا کہ میں تو اپنی باری پر خاموش ہی رہوں گا اس مجلس میں بزرگ معززین کے سامنے میری زبان کھولنے کی کیا حیثیت ہے۔ وہ کہتے ہیں میں اپنے انہی خیالوں میں غلطاں شرم و ندامت سے سر جھکائے بیٹھا تھا یہاں تک کہ میرے ساتھ بیٹھے ہوئے بزرگ بھائی نے اپنا تعارف کروانا شروع کیا ابھی وہ اپنی بات پوری طرح ختم کر کے بیٹھے بھی نہ تھے کہ ہمارے امام حضرت امام جماعت الثانی نے ازرہ ذرہ نوازی فرمایا۔

"یہ آدمی جو بیٹھے ہوئے ہیں ان کو آپ کوئی معمولی آدمی نہ جانیں کلام الہٰی کے عاشق ہیں اور اسی مقصد کے لئے مولوی غلام رسول راجیکی کے پاس اکثر رہتے ہیں اور یہاں بھی اکثر اسی غرض سے آتے ہیں اور مانگٹ اونچے میں کثیر جماعت احمدیہ ہے جس میں یہ صرف ایک ہی خواندہ ہیں اور (دعوت الی اللہ) کا اس قدر جوش ہے کہ کوئی ہفتہ خالی نہیں جاتا جس میں ان کی طرف سے لمبی فہرست مبایعین کی نہ آتی ہو" یہ خوش قسمت بزرگ حضرت مولوی فضل الدین صاحب تھے۔

حضرت مولوی فضل دین صاحب کی پیدائش ۱۸۸۷ء کے لگ بھگ کی ہے۔ اس زمانہ کے عام حالات کے مطابق اگرچہ ان کے گاؤں میں اور کوئی لکھا پڑھا نہ تھا مگر اس کے باوجود حضرت مولوی صاحب کو پڑھائی کا بہت شوق تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے شوق کو پورا کرنے کا یہ سامان فرمایا کہ حافظ آباد کے سکول میں داخل کروا دیئے گئے۔ بالکل ابتدائی کلاسوں میں آپ کو جغرافیہ سے بہت دلچسپی تھی اور آپ کو پنجاب کا جغرافیہ زبانی یاد تھا۔ اور اسی وجہ سے انہیں مختلف شہر دیکھنے اور سیاحت سے بھی بہت دلچسپی تھی۔ حضرت مولوی صاحب نے ۱۹۰۴ء میں بیعت کی۔

عشق کلام الہٰی کی غیر معمولی نمایاں صفت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت زیادہ کامیابیاں اور ترقیات سے نوازا۔ آپ ایک لمبا عرصہ حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب کے ساتھ کلام الہٰی پڑھنے کے لئے رہے۔ شاگرد کو دلچسپی اور شوق ہو اور پڑھانے والا مولانا راجیکی صاحب جیسا متبحر عالم ہو تو علمی و عملی ترقیات کا خود ہی اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ حضرت مولانا غلام راجیکی صاحب ان کے ذوق و شوق کے پیش نظر انہیں بہت توجہ اور شوق سے پڑھاتے تھے اپنے زمانہ طالب علمی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ مجھے مولانا غلام رسول راجیکی نے کہا ہوا تھا کہ آپ بے دھڑک جس وقت چاہیں مجھ سے پڑھیں حتیٰ کہ نزع کے وقت بھی اگر آپ مجھ سے کلام الہٰی کے بارہ میں کچھ دریافت کریں تو امید ہے اس وقت بھی بشرطیکہ میری زبان چل سکی میں یقیناً آپ کو اس آیت کا مطلب سمجھا دوں گا.......

چنانچہ ایک دفعہ جب حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب لاہور میں درس دیا کرتے تھے تو وہ.... شکر گڑھ۔ میں چند دن کے لئے بھیجے گئے اور مولوی صاحب بھی ساتھ تھے۔ اسی اثناء میں مولوی صاحب کے استاد کو بخار آگیا اور ان کی اس بخار کی حالت میں (حضرت راجیکی صاحب) کے ساتھ کوئی بات چیت کرنے والا نہ تھا تو مولوی فضل دین صاحب نے اس وقت کو غنیمت سمجھا کہ آج استاد کی نصیحت پر عمل کریں چنانچہ وہ کلام الہٰی لے کر پڑھنے بیٹھ گئے ان کے استاد صاحب نے منہ سے کپڑا اٹھا لیا (اور پڑھاتے پڑھاتے) جوش میں اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمانے لگے خوب پڑھو پڑھاتے پڑھاتے جب اور جوش میں آگئے تو فرمانے لگے فی الواقع کلام الہٰی شفاء للناس ہے۔ آپ نے بہت اچھا کیا کہ اس وقت پڑھنا شروع کر دیا...... حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب مولوی صاحب کو اپنے گھر میں رکھ کر بڑے پیار سے پڑھاتے اور اپنے پاس سے کھانا بھی کھلاتے اور کپڑے بھی پہناتے اور مولانا راجیکی صاحب کی اہلیہ صاحبہ بھی مولوی صاحب سے بہت پیار اور شفقت فرماتیں اللہ تعالیٰ ہر دو پر اور ان کی سب اولاد پر اس قدر انعامات نازل فرمائے جیسا کہ وہ اپنے کامل بندوں پر فرمایا کرتا ہے۔"

حضرت امام جماعت الثانی کے بالکل ابتدائی زمانہ میں تعلیم کو عام کرنے کے لئے متعدد پرائمری سکول جاری کئے گئے تھے ان سکولوں کے مدرس بالعموم جماعت کے خطیب و امام بھی ہوتے تھے۔ مولوی صاحب کے گاؤں میں بھی سکول جاری ہوا اور مولوی صاحب اس کے پہلے مدرس مقرر ہوئے۔ آپ کی کامیابی کو دیکھتے ہوئے آپ کے ذریعہ مانگٹ ضلع لدھیانہ۔ رجوعہ ضلع گجرات۔ رنمل ضلع گجرات۔ ڈیریانوالہ ضلع سیالکوٹ۔ بنگہ ضلع جالندھر مقامات پر بھی سکول شروع ہوئے اور مولوی صاحب کو بہت مفید خدمات بجالانے کا موقعہ ملا۔ کچھ عرصہ آپ بطور انسپکٹر مال بھی خدمات بجالاتے رہے۔

حضرت مولوی صاحب کو شیخوپورہ میں بھی تعلیم و تربیت کی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ کے طریق تعلیم اور نیکی و شرافت کا اتنا اثر تھا کہ احباب جماعت کے علاوہ دوسرے لوگ بھی آپ کی بہت عزت کرتے تھے۔ لاہور کے مشہور فقیر خاندان کے فقیر سعید الدین صاحب ان دنوں شیخوپورہ میں سینئر جج تھے انہوں نے کئی احمدیوں سے کہلوا کر بڑے اصرار اور شوق سے حضرت مولوی صاحب کو اپنے بچوں کا ٹیوٹر مقرر کیا۔ مولوی صاحب نے معذرت بھی کی اور یہ بھی کہا کہ آپ بچوں کو منشی فاضل کا امتحان دلوانا چاہتے ہیں جبکہ میں تو خود کوئی فاضل نہیں ہوں۔ مولوی صاحب کے انکار کے باوجود ان کا اصرار بڑھتا گیا اور انہوں نے کہا کہ ویسے تو بے شمار مولوی فاضل ہیں اور ان کی خواہش بھی ہے کہ میں اپنے بچوں کو ان کے سپرد کروں لیکن میں ان کو خوب جانتا ہوں کہ ان کے اندر فرض شناسی نہیں ہے...... حضرت مولوی صاحب نے ان بچوں کو پڑھایا اور ان کے لئے دعائیں بھی کیں.... حضرت مولوی صاحب کی ان خدمات کا ان جج صاحب پر اتنا اثر تھا کہ وہ شیخوپورہ سے تبدیل ہو کر لدھیانہ چلے گئے مگر پھر بھی تعلیم کے لئے اپنے بچوں کو مولوی صاحب کے پاس ہی بھجواتے رہے۔ شیخوپورہ کے بعد آپ کو فرخ آباد۔ آگرہ۔ سہارن پور۔ شاہ جہاں پور۔ لکھنؤ۔ بریلی۔ کانپور۔ سانڈھن میں بھی خدمات بجالانے کا موقع ملا۔ آخر میں آپ نے حیدر آباد دکن کی مختلف جماعتوں میں بھی بہت مفید خدمات سرانجام دیں۔

حضرت مولوی صاحب کی زندگی کا ایک بہت ہی دلچسپ واقعہ ان کے اپنے الفاظ میں درج ذیل ہے وہ لکھتے ہیں کہ انہیں ایک دفعہ حضرت خانصاحب فرزند علی کا خط ملا جس کا مضمون یہ تھا کہ "اے میرے بھائی میں امید کرتا ہوں کہ آپ میرے سوال کا جواب ٹھیک طور پر دیں گے۔ بخل نہیں کریں گے۔ وہ سوال یہ ہے کہ جب میں ہر اتوار کو قادیان میں آتا ہوں اور حضرت میاں صاحب (صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد) کے ہاں ٹھہرتا ہوں۔ بخدا سچ کہتا ہوں کہ کسی نہ کسی طرح سے ان کی زبان پر آپ کا نام آجاتا ہے۔ میں آپ سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کون سا کام آپ نے ایسا کیا ہے کہ جس کے ذریعہ آپ نے ان کے دل میں جگہ بنائی ہے۔

میں نے اس کے جواب میں ان کو لکھا۔ بھائی جان میں نے بخل کیوں کرنا ہے۔ خدا کی قسم مجھے تو خود بھی علم نہیں کہ میں میاں صاحب کے دل میں ہوں۔ یہ لوگ نکتہ نواز اور نکتہ رس ہوتے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ وہ کون سی بات ہے کہ جس کے سبب سے وہ مجھے یاد فرماتے ہیں۔ ہاں ایک بات ہے کہ مجھے (دعوت الی اللہ) کا جوش ہے جو میں کرتا رہتا ہوں اور کلام الہٰی کا عشق ہے جو میں پڑھتا رہتا ہوں...."

حضرت مولوی فضل الدین صاحب کے تعارف کے طور آپ کے سوانح نگار جناب علی محمد الہ دین سکندر آباد دکن لکھتے ہیں "ان کی ایک خالہ مع اپنے خاندان کے احمدیت میں داخل ہو چکی تھیں اور مولوی صاحب کے دو حقیقی چچا بھی جو دونوں رفیق تھے۔ ایک کا نام بختاور تھا جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی زندگی میں ہی ۱۹۰۷ء میں فوت ہو گئے اور دوسرے کا نام محمد دین جو مولوی صاحب کے خسر بھی ہیں۔ ....اور خالہ کا نام مریم بی بی تھا (مولوی صاحب کے احمدی ہونے میں ان دونوں نے بہت کوشش کی) انہوں نے بھی خود حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیعت کی وہ بہشتی مقبرہ (قادیان) میں مدفون ہیں۔ ان کا کوئی فرزند نہیں تھا۔ دو لڑکیاں ہیں۔ ایک کی شادی مولوی صاحب کے حقیقی بھائی مولوی پیر محمد صاحب کے ساتھ ہوئی جن کے چار بیٹے ہیں۔ آپ کا حقیقی بھائی مولوی محمد اسحاق صاحب مولوی فاضل ..... اور دو بھتیجے واقف زندگی ہیں اللہ تعالیٰ ان سب پر رحم فرماوے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا کرے۔"

بقیہ صفحہ ۴

کی قوت عطا کرتا ہے اور اگرچہ بیماریاں حملہ کریں بھی تو وہ ان سے آسانی سے چھٹکارا حاصل کر لیتا ہے۔ اول تو اس بات کا امکان ہی کم ہوتا ہے کہ اس پر بیماریاں حملہ کریں۔ لیکن اگر بیماریاں حملہ کریں بھی تو اس میں دفاعی قوت اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ وہ ان کا خوب خوب مقابلہ کرتا ہے۔ پس دیکھا آپ نے کہ بچے کی زندگی کے پہلے تین ہفتوں میں ماں کا دودھ پلانے کی کس قدر زیادہ اہمیت ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

چیچنیا کی افواج کا روسی فوج پر حملہ

اگر چہ چیچنیا کی مختصر سے اسلامی ریاست پر ایک بڑی طاقت یعنی روس کا حملہ گویا اس ریاست کے وجود کو ختم کرنے کی سازش معلوم ہوتی ہے لیکن بی- بی- سی نے جو تبصرہ کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس علاقے کے حالات وہ نہیں ہیں جو بظاہر نظر آتے ہیں- روسی فوج جس نے حملہ کیا ہے اسے جگہ جگہ مزاحمت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے- اور بی بی سی کے مطابق یہ جنگ روس کو اُلٹی بھی پڑ سکتی ہے-

اس ضمن میں پہلا ردعمل سعودی عرب کی طرف سے آیا ہے جس نے اسلامی ملکوں پر زور دیا ہے کہ چیچنیا میں روسی کارروائی رکوانے کے لئے اقدامات کریں- ایک سرکاری ذریعے کے حوالے سے کہا گیا ہے کہ سعودعرب کو جمہوریہ چیچنیا میں روس کی فوجی مداخلت اور بمباری پر افسوس ہے-

چیچنیا کی سرحد پار کرلینے کے بعد روسی فوج کی مقامی فوج سے پہلی جھڑپ ہوئی- چیچنیا کے فوجی دستوں نے روس کے ١٥٠ بکتر بند گاڑیوں کے دستے پر حملہ کیا- روس کی فوج کو جنگی ہیلی کاپٹروں اور طیاروں کی حمایت بھی حاصل تھی- چیچنیا کی افواج نے روسی فوج پر زمین سے زمین پر مار کرنے والے میزائیلوں سے حملہ کیا- ذرائع نے بتایا ہے کہ چیچنیا کی افواج نے دعویٰ کیا ہے کہ اس حملے میں انہوں نے روس کے ٧٠ فوجی ہلاک کر دیئے- جب کہ ٤٠ زخمی ہوئے- تاہم روس نے کہا ہے کہ اس کے صرف ٩ فوجی ہلاک ہوئے- دوسری طرف چیچنیا نے روس سے مکمل جنگ سے بچنے کی آخری کوشش کے طور پر مذاکرات شروع کر دیئے ہیں- لیکن مذاکرات کا پہلا دور ناکام ہو گیا ہے- کیونکہ چیچنیا کا کہنا ہے کہ اس کی آزادی کے اعلان پر کوئی بات نہیں ہو سکتی- جب کہ روس کا رویہ یہ ہے کہ وہ چیچنیا کی آزادی کے اعلان کو تسلیم نہیں کرتا- یہ بنیادی فرق ایسا ہے جو مذاکرات کو کامیاب نہیں ہونے دیتا-

بی بی سی نے بتایا ہے کہ روسی فوج کے دو اور دستے حملے کی زد میں آئے- جب روسی فوجوں نے شینگو شیلبا اور دارالسان کی ہمسایہ جمہوریاؤں کی طرف سے آگے بڑھنے کی کوشش کی تو مقامی لوگوں نے سڑکوں پر رکاوٹیں کھڑی کر دیں اور بارودی سرنگیں بچھا دیں- ماسکو میں صدر یلسن نے چیچنیا پر حملہ کرنے کا تو حکم دے دیا ہے مگر اب وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ بحران روس کی سالمیت کو خطرے میں ڈال رہا ہے- اور اس کا فوری حل ضروری ہے انہوں نے پارلیمنٹ میں اپنے مخالفوں پر الزام لگایا کہ وہ صورت حال سے سیاسی فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں- مسٹر یلسن نے کہا کہ ان کی فوجیں دارالحکومت گروزنی پر حملہ نہیں کریں گی بلکہ اس کا محاصرہ کریں گی- بی بی سی کے نامہ نگار کے مطابق اگر صدر یلسن خون خرابہ کے بغیر یہ مسئلہ حل کرنے میں کامیاب ہو گئے تو آئندہ صدارتی انتخاب میں وہ آسانی سے فتح حاصل کر سکیں گے- لیکن اگر صورت حال اس کے برعکس ہو گئی تو یہ جنگ اُلٹ بھی سکتی ہے-

☆ ○ ☆

شام اسرائیل براہ راست مذاکرات

دس ماہ قبل شام اور اسرائیل کے درمیان براہ راست مذاکرات کا سلسلہ شام نے معطل کر دیا تھا- اس کے بعد امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر وارن کرسٹوفر نے کئی بار اس بات کی کوشش کی کہ یہ مذاکرات دوبارہ شروع ہو سکیں مگر انہیں اس میں ناکامی ہوئی- امریکہ کے صدر کلنٹن نے امریکہ سے صدر حافظ الاسد سے فون پر بھی بات چیت کی- اور حالیہ دورہ مشرق وسطیٰ میں وہ شام بھی گئے- اب معلوم ہوتا ہے کہ یہ سفارتی دباؤ کامیاب رہا ہے کیونکہ شام اور اسرائیل یہ بات چیت واشنگٹن میں دوبارہ شروع کرنے پر آمادہ ہو گئے ہیں- اور فی الحقیقت تو آمادگی شام کی ہے کیونکہ اسرائیل تو پہلے ہی مذاکرات کے لئے تیار بیٹھا تھا-

امریکی وزیر خارجہ نے امید ظاہر کی ہے کہ یہ سال ختم ہونے سے پہلے مذاکرات کا سلسلہ شروع ہو جائے گا انہوں نے کہا ہے کہ امریکہ دونوں ملکوں کے درمیان ثالثی کا کردار ادا کرے گا-

شام کا رویہ ان مذاکرات میں سب عرب ملکوں سے زیادہ سخت رہا ہے- اب بھی اگر اس کا رویہ یہی رہا تو مذاکرات کی کامیابی کا امکان کم ہے- کیونکہ مذاکرات تو کچھ لو اور کچھ دو کے اصول پر کامیاب ہوتے ہیں- اگر اپنی ہی بات منوانے کی کوشش کی جائے تو مذاکرات بے نتیجہ ہو جاتے ہیں-

☆ ○ ☆

امریکی صدر کی مقبولیت میں کمی

گزشتہ چند ہفتے قبل امریکی ایوان نمائندگان کے انتخاب میں صدر کلنٹن کی پارٹی کو بہت سخت ناکامی ہوئی ہے اس نے صدر کلنٹن کی مقبولیت میں نمایاں کمی کر دی ہے- رائے عامہ کے جائزوں کے مطابق امریکی صدر کی مقبولیت گر کر صرف ٣٨ فیصد رہ گئی ہے- امریکی صدر کے عہدہ کی معیاد میں نصف عرصہ گذر چکا ہے اور نصف باقی ہے- امریکی صدر کا انتخاب چار سال کے لئے ہوتا ہے- اس میں سے دو سال گذر چکے ہیں اور دو باقی ہیں- جس کے بعد نئے انتخابات ہونگے- جس میں صدر کلنٹن کا اپنی پارٹی کی طرف سے امیدوار ہونا یقینی ہے- لیکن اگر رائے عامہ ان کے حق میں نہ ہوئی تو ان کا انتخاب جیتنا تو کجا ان کی پارٹی کی طرف سے نامزدگی حاصل کرنا بھی مشکل ہو جائے گا-

اس صورت حال نے صدر کلنٹن کو خاصا پریشان کر دیا ہے- اور اب وہ اس نئی منصوبہ بندی میں مصروف ہیں کہ کس طرح سے آئندہ دو سال کے عرصے میں امریکی عوام کا دل جیتا جا سکے-

☆ ○ ☆

پی ایل او اسرائیل مذاکرات

اسرائیل اور فلسطینیوں کے درمیان خود مختاری کا سمجھوتہ جتنی سخت مشکلات کے نتیجے میں ہوا تھا اس کا اثر ابھی تک یوں چل رہا ہے کہ اس معاہدے کے مختلف حصوں کے عمل درآمد میں تاخیر در تاخیر ہوتی چلی جا رہی ہے- فلسطینیوں کے اندر بھی معاہدے کی جس شدت سے مخالفت کی جا رہی ہے اس نے بھی اسرائیل کو محتاط کر دیا ہے- چنانچہ اسرائیل کی خواہش ہے کہ فلسطینیوں کے علاقے میں عام انتخابات کے بعد بھی وہ اپنی فوجیں برقرار رکھے- پی ایل او اس کی مخالف ہے- دونوں فریقوں کی طرف سے عام انتخابات کے انعقاد کے سوال پر بھی جھگڑا ہے- پی ایل او اس معاہدے کے ایک حصے یعنی عام انتخابات پر جلد عمل چاہتی ہے تاکہ وہ عوامی مینڈیٹ ہاتھ میں لے سکے لیکن اسرائیل یہ چاہتا ہے کہ انتخابات سے پہلے بعض دیگر امور طے کر لئے جائیں جن میں فوجوں کی تعیناتی کا مسئلہ بھی ہے- اسرائیل جانتا ہے کہ عوامی مینڈیٹ حاصل ہونے کے بعد فلسطینیوں کی تنظیم پی ایل او کی سیاسی حیثیت زیادہ مضبوط ہو جائے گی اور پھر اسے جھکانا یا اپنی بات اس سے منوانا مشکل ہو جائے گا-

☆ ○ ☆

سری لنکا - باغیوں سے سمجھوتہ

سری لنکا میں دو خواتین صدر اور وزیر اعظم کے عہدوں پر فائز ہیں گویا کہ ملک کی حکومت کے دو اہم ترین منصب خواتین کے ہاتھ میں ہیں- اس صورت میں سری لنکا کا سب سے اہم مسئلہ یعنی تامل باغیوں سے صلح اور ان کو خونریزی سے روکنے میں اگر کامیابی حاصل ہو جائے تو ان خواتین کے سیاسی تدبر کو سلام کرنا ہو گا-

تازہ خبروں کے مطابق سری لنکا کی حکومت اور تامل باغیوں کے درمیان اس ماہ کے اختتام سے پہلے سمجھوتے کا امکان ہے- اگرچہ امن بات چیت کے ساتھ ساتھ جھڑپیں اور لڑائیاں بھی جاری ہیں مگر اس کے باوجود بات آگے بڑھ رہی ہے- باغیوں نے حکومت کی پیشکش پر مثبت ردعمل کا اظہار کیا ہے- سری لنکا کی یہ خانہ جنگی دراصل ملک کی دو اہم نسلی قوتوں سنہالی اور تامل کے درمیان جنگ ہے- تامل اقلیت میں ہیں اور حکومتی عہدوں سے دور ہیں جب کہ سنہالی اکثریت میں ہیں اور زیادہ طاقتور ہیں-

☆ ○○○ ☆

بقیہ صفحہ ۴

آگاہ ہو چکے تھے..... اس طرح دوسری چیزوں کی طرح بارود اور توپ کے بارے میں آگہی سپین کے ذریعہ یورپ کو حاصل ہوتی تھی- جس برس الجزیرہ کا محاصرہ ہوا تھا- شامی اور مصری امیروں نے فیصلہ کیا تھا کہ حالیہ نامزد سفیر سلطان الناصر کو اتار پھینکا جائے کیونکہ وہ یہ محسوس کرتے تھے کہ وہ اس اعلیٰ مرتبے کے قابل نہیں ہے چنانچہ انہوں نے کچھ فوج الکرک بھیجی اور وہاں اس کا محاصرہ کیا- لیکن کہا جاتا ہے کہ اس نے قلعے کی دیوار کے اوپر پانچ منجنیقیں نصب کر دی تھیں- اور بہت سی مدافین بھی- اور یوں اس نے پوری طرح اپنا تحفظ کر لیا تھا-

مغرب میں پہلی لڑائی جس میں توپ استعمال ہوئی تھی ١٣٤٦ء میں کریسی کے مقام پر ہوئی تھی- انگریزی توپیں بھی اس سال کیلیس بندرگاہ کا راستہ روکنے کے لئے اس سلسلہ میں استعمال کی گئی تھیں-

ترقی یافتہ شکل ١٣٤٣ء کے بعد مملوک توپوں کو ترقی دیتے رہے تھے اور وہ انہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محاصراتی مہموں میں وسیع پیمانے پر استعمال کرتے تھے۔ اگرچہ رفتہ رفتہ ان کا استعمال دوسرے اسلامی ممالک تک بھی پھیل گیا تھا۔ اور عثمانیوں نے تو اسے اور بھی بڑے پیمانے پر اپنا لیا تھا۔ اس سلسلہ میں سب سے بڑا اور زیادہ قابل دید منظر اس وقت دیکھنے میں آیا۔ جب عثمانیوں نے ۱۴۵۳ء میں استنبول کو فتح کیا۔ کانسی کی ایک توپ جو اس محاصرے کے دوران استعمال ہوئی تھی۔ اس کا بور ۸۸ سنٹی میٹر تھا۔ اور وہ جو گولہ پھینکتی تھی۔ اس کا وزن ۲۷۰ کلوگرام ہوتا تھا جب ایک اتنا بڑا گولہ ۔نٹین جہاز سے ٹکراتا تھا تو اس کو دولخت کر دیتا تھا۔ مگر اب کے جو گولہ استعمال ہو رہا تھا اس کا وزن ۴۰۰ کلوگرام تھا اور ۳ء۴ کلومیٹر کے فاصلے سے داغا جاتا تھا۔ ایسی بڑی توپ کے ایک جوڑے کے لئے کوئی ۷۰ بیل اور ۱۰۰ انسان استعمال ہوتے تھے تاکہ اسے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جایا جاسکے۔

سائنس کی معاونت اس حوالے سے شاید یہ جاننا دلچسپی سے خالی نہ ہو کہ سلطان سلیم سوئم نے الجبرا مثلثات' میکانکیت۔ منحینصیات اور دھات کاری کو ۱۷۹۰ء تک متعارف کروایا تھا۔ اور اس کے لئے خصوصی مکتب کھولے گئے تھے اور اعلیٰ تعلیم دینے والے استاد فرانس اور سویڈن سے منگوائے گئے تھے۔ اس کا مقصد فوج کو جدید بنانا تھا۔ یورپ کے مقابلہ میں وہ افراد پہلے سے موجود تھے جو اپنے آپ کو عالم کہتے تھے۔ ان کے دل میں ٹیکنالوجی کے سلسلہ میں نفرت کے سواء کچھ نہیں تھا چنانچہ ترکی اس سلسلہ میں کامیاب نہ ہو پایا آخر کار یہ ثابت ہوا کہ آج کی صورت حال میں وہ ٹیکنالوجی پھل پھول نہیں سکتی۔ جس کو سائنس کی معاونت حاصل نہ ہو۔

بقیہ صفحہ ۱

"نقص" کو وہ اپنے فضل سے دور کر دے اور اس ناقص مقام سے نکال کر ہمیں نسبتاً بہتر مقام پر پہنچا دے اور جو شخص ایسا نہیں کرتا اسے یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے بڑی وضاحت سے یہ بیان فرمایا ہے کہ اگر تم استغفار کی بجائے تکبر اور خود بینی میں مبتلا ہو گے تو اپنے سینے میں اپنے دل میں اپنی روح میں ایک جہنم کی پیدائش کے سامان پیدا کر رہے ہو گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔ (از خطبہ ۱۷۔ نومبر ۱۹۶۷ء)

محمد محمود طاہر۔ ایم۔ اے۔ ابلاغیات

کھیل اور کھلاڑی

سکواش عالمی نمبرون ۲۵ سالہ پاکستانی جان شیر خان نے سکواش کی دنیا میں اپنی کامیابیوں کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے۔ ۳۔ دسمبر ۱۹۹۴ء کو کھیلے گئے قطر اوپن سکواش ٹورنامنٹ کے فائنل میں جان شیر نے آسٹریلیا کے روڈنی آئلز کو صرف ۴۱ منٹ میں شکست دیکر مسلسل تیسری بار قطر اوپن ٹائٹل جیت لیا۔ ۹۔ دسمبر ۱۹۹۴ء کو آصف نواز کمپلکس کراچی میں کھیلے جانے والے پاکستان اوپن سکواش ٹورنامنٹ کے فائنل میں جان شیر خان نے برطانیہ کے پیٹر مارشل کو شکست دیکر مسلسل چوتھی بار پاکستان اوپن ٹائٹل کا اعزاز حاصل کیا۔

فٹ بال:۔ امریکہ کے شہر اٹلانٹا میں ہونے والی ۱۹۹۶ء کی اولمپکس کی تیاری شروع ہو گئی ہے۔ مردوں کے اولمپک فٹ بال ٹورنامنٹ کے لئے براعظم ایشیا سے ۳ ممالک کی ٹیمیں شرکت کر سکیں گیں۔ اس سلسلہ میں ایشیا کے ۲۵ ممالک کو ۸ گروپس میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ پاکستان کو گروپ "D" میں رکھا گیا ہے جس کے ساتھ بھارت اور عمان شامل ہیں۔ فٹ بال کے یہ ابتدائی مقابلے جنوری ۱۹۹۵ء سے اکتوبر ۱۹۹۵ء تک لیگ سسٹم کے تحت کھیلے جائیں گے۔ ہر گروپ کی فاتح ٹیم دوسرے راؤنڈ کے لئے کوالیفائی کر جائے گی۔ دوسرے راؤنڈ میں ۸ فاتح ٹیموں کو ۲ گروپس تقسیم کیا جائے گا۔ دوسرے راؤنڈ کے مقابلے نومبر اور دسمبر ۱۹۹۵ء میں ہوں گے۔ یوں ان ۸ ٹیموں میں سے پہلی ۳ ٹیمیں ۱۹۹۶ء میں کے اولمپکس فٹ بال ٹورنامنٹ میں براعظم ایشیا کی نمائندگی کریں گی۔

کرکٹ:۔ اور سب سے آخر پر کرکٹ کی خبریں۔ دنیائے کرکٹ اپنے مصروف ترین سیزن میں سے گذر رہی ہے جب دنیا کی تمام ۹ عالمی ٹیمیں ایک دوسرے کے خلاف کھیل رہی ہیں۔ آسٹریلیا میں ورلڈ سیریز جس میں آسٹریلیا کے علاوہ برطانیہ' زمبابوے اور آسٹریلیا "اے" شرکت کر رہی ہیں کے مقابلے ہو رہے ہیں اس کے ساتھ ساتھ آسٹریلیا اور انگلینڈ کی ٹسٹ سیریز بھی جاری ہے۔

ویسٹ انڈیز نے بھارت کا دورہ کیا اور سیریز میں انڈیا سے ۱۔۴ سے شکست کھائی' جبکہ ۳ ٹسٹ میچوں کی سیریز ایک ایک ون ڈے سے برابر رہی۔ پہلا ٹسٹ انڈیا نے اور تیسرا ویسٹ انڈیز نے جیتا جبکہ دوسرا ٹسٹ برابر رہا۔ اس دورے میں ویسٹ انڈیز کی قیادت فاسٹ بالر کورٹنی والش نے کی۔ سب سے نمایاں بلے باز ویسٹ انڈیز کے جمی ایڈمز ابھر کر سامنے آئے جنہوں نے تین ٹسٹ میچز میں ۵ سو سے زائد سکور کیا۔

ساؤتھ افریقہ میں جہاں نیوزی لینڈ اور ساؤتھ افریقہ کی ٹسٹ سیریز ہو رہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ منڈیلا ٹرافی کرکٹ ٹورنامنٹ بھی ہو رہا ہے جس میں ساؤتھ افریقہ کے علاوہ پاکستان' نیوزی لینڈ اور سری لنکا کی ٹیمیں شرکت کر رہی ہیں۔ پاکستان کی قیادت بلے باز سلیم ملک کر رہے ہیں۔ پاکستان اب تک ۴ میچوں میں سے ۳ میچوں میں فتح حاصل کر چکا ہے یہ فتح سری لنکا سے دو میچ جیت کر اور نیوزی لینڈ سے ایک میچ جیت کر حاصل کی ہے جبکہ ساؤتھ افریقہ سے ایک میچ میں پاکستان کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ ساؤتھ افریقہ کی ٹیم اس ٹورنامنٹ میں ہنسی کرونیئے کی قیادت میں اچھی کارکردگی مظاہرہ کر رہی ہے اور اس نے اپنے ابتدائی تینوں میچ جیت لئے ہیں۔ اگلی دفعہ منڈیلا ٹرافی کے نتیجہ کے ساتھ دوبارہ حاضر ہوں گا تب تک کے لئے اجازت۔ خدا حافظ۔

احمدی طلباء متوجہ ہوں

○ وہ تمام طالب علم جو انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں داخلہ کے خواشمند ہیں ان کے لئے اطلاعاً عرض ہے کہ یونیورسٹی میں ۱۹۹۵ء کے Admission شروع ہو چکے ہیں اور Prospectus ملنے کی آخری تاریخ ۲۲۔ دسمبر ہے۔ لہذا نئے آنے والے طالب علم جب یونیورسٹی تشریف لائیں تو Admission کے سلسلہ میں کسی بھی قسم کی Help اور راہنمائی کے لئے درج ذیل کمروں سے ضرور رابطہ کریں۔

You are most welcome

شکریہ۔

عبدالشکور کمرہ نمبر 22 زبیر ہال انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور
عطاء الحیٔ ناصر کمرہ نمبر 57 نیو ہال '77 ہال

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم رانا محمد شفیق صاحب کارکن جامعہ احمدیہ ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۲۔ دسمبر ۱۹۹۴ء کو بیٹی سے نوازا ہے بچی کا نام آنسہ کنول تجویز ہوا ہے نومولودہ رانا محمد صدیق صاحب (وفات یافتہ) کی پوتی اور چوہدری عبدالکریم صاحب (وفات یافتہ) کی نواسی ہے اللہ تعالیٰ بچی کو نیک صالحہ خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

○ مکرم خلیل احمد ناصر مقیم جرمنی ابن مکرم چوہدری منیر احمد صاحب دارالعلوم غربی ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۹۴۔۱۲۔۱۳ کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے بچی کا نام شائستہ خلیل عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ میاں سلطان احمد صاحب درویش قادیان کی پڑپوتی ہے۔

بچی کی درازیٔ عمر اور خادمہ دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

گم شدہ کتب

○ عرصہ دو ماہ ہوا مکرم عبدالرحمٰن شاکر صاحب کی انگریزی کی ۴ کتب گم ہو گئی ہیں جس دوست کو ملی ہوں۔ مہربانی فرما کر دفتر الفضل میں پہنچا دیں۔

ہمیشہ
خورشید یونانی دواخانہ
کی سربند دوائیں استعمال کریں
معجون و خمیرہ جات ہر قسم خالص شہد میں تیار کئے جاتے ہیں۔
عرقیات و مشروبات نہایت محنت سے مکمل اجزاء کے ساتھ تیار کئے جاتے ہیں۔
تھوک و پرچون دستیاب ہیں

وقف جدید کا سال دسمبر میں ختم ہوتا ہے جہاں آپ چندہ ادا فرماویں وہاں وقف جدید کے مقاصد کی تکمیل کیلئے دعائیں بھی کریں۔

ناظم مال وقف جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 20 دسمبر-1994ء
سردی جاری ہے۔
درجہ حرارت کم از کم 7 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہمیں دہشت گردی کے خاتمہ کا چیلنج قبول ہے انہوں نے بتایا کہ پکڑے گئے تین افراد نے بہت سے معاملات کی نشان دہی کی ہے۔ اور امید ہے کہ بہت سے رازوں سے جلد پردہ اٹھے گا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ دہشت گردوں نے ایسے افراد کا نام لیا ہے جو دہشت گردوں کی پشت پناہی کرتے ہیں۔ ہم جلد ان انکشافات کو منظر عام پر لائیں گے ایجنسیوں کے خلاف بیانات سے دہشت گردوں کو حوصلہ افزائی ہوئی ہے۔

○ کراچی شہر میں مختلف علاقوں میں فائرنگ اور جلاؤ گھیراؤ کے واقعات میں ۴۔ افراد ہلاک اور ۵ زخمی ہو گئے۔ ایک سرکاری جیپ کو نذر آتش کر دیا گیا۔ پولیس نے تعاقب کے بعد ایک پک اپ پر قبضہ کر کے بھاری مقدار میں اسلحہ برآمد کیا۔

○ کراچی میں قانونی اور غیر قانونی طور پر جدید اور مہلک ہتھیاروں کی فروخت جاری ہے۔ اس میں سنٹرل ایشیا کی ریاستوں کے اسلحہ کے ڈیلر ملوث بتائے جاتے ہیں۔ وہ اوزی گن' راکٹ لانچر کے علاوہ بکتر بند گاڑیوں کی بھی پیش کش کر رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ قانون شکن اور قانون نافذ کرنے والے دونوں اس دھندے میں شامل ہو گئے ہیں۔

○ وفاقی کابینہ نے ملک میں مہنگائی پر قابو پانے کے لئے اور آٹے دالوں اور گھی کی قیمتوں میں کمی کے سلسلے میں دالیں۔ سرخ مرچ۔ اور گھی درآمد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ پرائیویٹ گھی ملز مالکان کی اجارہ داری ختم کرنے کے لئے ٹریڈنگ کارپوریشن کو خوردنی تیل اور گھی درآمد کرنے کی اجازت دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یوٹیلٹی سٹورز کارپوریشن نے ان چیزوں کے بیرون ملک آرڈر دے دیئے ہیں اور چند دن تک یہ اشیائے خوردنی پاکستان پہنچ جائیں گی۔

○ وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات خالد احمد کھرل نے بتایا کہ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کی صدارت میں ہونے والے کابینہ کے اجلاس میں مسئلہ کشمیر کا سابلانکا ڈیکلریشن اور قرارداد منظور ہونے پر وزیر خارجہ اور نوابزادہ نصراللہ خان کو مبارک باد دی گئی۔ کابینہ نے کراچی میں صوبائی حکومت کے اقدامات پر اطمینان کا اظہار کیا لیکن اس اجلاس میں سپیکر کی رولنگ کی بات نہیں ہوئی۔ کابینہ نے فیصلہ کیا کہ آٹے کی بین الصوبائی نقل و حمل پر پابندی برقرار رہے گی لیکن وفاقی حکومت صوبوں کو ضرورت کے مطابق گندم فراہم کرے گی۔

○ اپوزیشن لیڈر میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ میں واپس آ رہا ہوں۔ حکومت نے واپسی کے بارے میں شکوک پیدا کئے ہیں لیکن میں میدان پاکستان ہوں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو ملک میں امن و امان سے کوئی سروکار نہیں۔ اسے دولت سمیٹنے اور مخالفین کو کچلنے کے سوا کوئی کام نہیں میرا مرنا اور جینا وطن کے لئے ہے۔ خوش قسمتی ہو گی کہ میرا خون وطن کے کام آئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ملک کی اقتصادیات تباہ کر رہی ہے۔ اوپر سے لے کر نیچے تک لوگ آخری چانس سمجھ کر دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہے ہیں۔ مہنگائی نے عوام کا کچومر نکال دیا ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے راولپنڈی بنچ نے رکن قومی اسمبلی شیخ رشید احمد کی رٹ درخواست پر از خود نوٹس لے کر حکومت کو ہدایت کی ہے کہ وہ شیخ رشید احمد کو قومی اسمبلی کے ایوان میں پیش کرے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس محمد الیاس نے مسلم لیگ کے رکن قومی اسمبلی شیخ رشید کی درخواست مسترد کر دی جس میں استدعا کی گئی تھی کہ ان کی درخواست ضمانت پنڈی سے لاہور منتقل کی جائے فاضل عدالت نے فیصلہ دیا کہ فل بنچ کے رٹ مسترد کرنے کے بعد ان کا موقف تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔

○ چیف ایڈیٹر نوائے وقت مجید نظامی نے پاکستان مسلم لیگ کے قائدین کو وارننگ دی ہے کہ مسلم لیگ کے سربراہ میاں نواز شریف کو صرف اقتدار ہی سے نہیں بلکہ سیاست سے بھی نکالنے کی سازش ہو رہی ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ فرقہ واریت کا پرچار کرنے والے ملک دشمن قوتوں کا آلہ کار بن گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جو شخص بھی امن و امان کے لئے خطرہ بنے گا وہ خود بھی امن و سکون سے نہیں رہ سکے گا۔ اور ہم اس سے آہنی ہاتھ سے نبٹیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اپوزیشن نے تنقید برائے تنقید کی پالیسی اپنا رکھی ہے۔ یہ رویہ چھوڑ کر اسے مثبت تنقید کی طرف آنا چاہئے۔

○ ہزارہ ڈویژن کے ضلع کوہستان میں شریعت نافذ کر دی گئی ہے۔ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کو ضلعی قاضی مقرر کر دیا گیا ہے۔ اور ان کی معاونت کے لئے ۳۰ معاون قاضی مقرر کئے جائیں گے۔

○ جمعیت علمائے پاکستان کے سربراہ علامہ شاہ احمد نورانی نے کہا ہے کہ کراچی میں قتل و غارت کے اصل ذمہ دار ضیاء الحق ہیں۔

○ پنجاب کابینہ نے امن و امان کی صورت حال تسلی بخش قرار دے دی ہے۔ اور اس سلسلے میں انتظامیہ کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔ اسی طرح اسلحہ کی نمائش پر پابندی کے حکم پر عملدرآمد کے سلسلہ میں بھی اظہار اطمینان کیا گیا ہے۔ کابینہ کے اجلاس میں بے گھر افراد کو مالکانہ حقوق دینے کے کام کا بھی جائزہ لیا گیا اور کاسابلانکا میں مسئلہ کشمیر موثر طور پر اٹھانے پر بے نظیر اور نصراللہ کو مبارکباد دی گئی۔

○ گورنر پنجاب چوہدری محمد الطاف حسین نے کہا ہے کہ فرقہ واریت پھیلانے والوں کے ساتھ آہنی ہاتھ سے نبٹا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت امن و امان کی مجموعی صورت حال سے باخبر ہے اور ایم کیو ایم سمیت کسی بھی سیاسی جماعت سے بات چیت کرنے کو تیار ہے۔ انہوں نے صحافی برادری' پر زور دیا کہ وہ لوگوں میں محبت و اخوت کے فروغ کے لئے اثر و رسوخ استعمال کریں۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر نے قومی اسمبلی کے اجلاس کی صدارت سے پھر انکار کر دیا ہے۔ وزیر قانون کے ساتھ ان کے مذاکرات ناکام ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ میری رولنگ پر اسیر ارکان کو کیوں نہیں لایا جا رہا۔ حکومت ایوان میں میری سبکی کا باعث بن رہی ہے۔

○ وفاقی وزیر مملکت برائے خزانہ مخدوم شہاب الدین نے کہا ہے کہ پنشنوں میں اضافہ آئندہ بجٹ میں ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ خسارے میں کمی کے اقدامات کے نتائج آٹھ ماہ میں ظاہر ہونے شروع ہوں گے۔ قرض نادہندگان کی فہرست جلد جاری ہو گی۔

○ روسی فوج نے چیچنیا کے دارالحکومت گروزنی کی جانب پیش قدمی شروع کر دی ہے اور روسی طیاروں کی بمباری سے لا تعداد شہری ہلاک اور زخمی ہو گئے۔ عالم اسلام میں روسی جارحیت پر شدید اظہار تشویش کیا ہے۔ ترکی نے مطالبہ کیا ہے کہ روس چیچنیا سے مذاکرات کرے۔ روسی بمباری سے دو بم ٹیلیویژن ٹاور پر پھٹے۔ روس نے اعلان کیا ہے کہ اب چیچنیا کے صدر کا کوئی جواب نہیں دیا جائے گا۔ اس کے جواب میں گروزنی کا ہر شخص لڑائی کے لئے مسلح بتایا جاتا ہے۔

○ حکومت پنجاب نے "ہیپی نیو ائیر" کی تقریبات پر پابندی لگا دی ہے۔ ۳۱ دسمبر کو اعلیٰ افسروں کی نقل و حرکت پر نظر رکھی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ وٹو نئے سال کا آغاز میلاد شریف کی تقریب سے کریں گے جو پولیس لائنز میں ہو گی جس میں قرعہ اندازی ہو گی۔ کسی جگہ بھی نیو ائیر نائٹ کی تقریب نہیں ہو گی۔ پولیس نجی رہائش گاہوں پر بھی چھاپے مارے گی۔ اور تمام رات تمام علاقوں میں ناکے لگیں گے۔

○ مصر کی سیکورٹی فورسز نے راسخ العقیدہ مسلمانوں کی مصر کے صدر حسنی مبارک کو ہلاک کرنے کی کوشش ناکام بنا دی ہے۔

مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام: ۲۰۰ روپے، ۶۰ گرام: ۶۰۰ روپے، ۱۰۰ گرام: ۱۰۰۰ روپے
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن!
ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ
فون نمبر 212434-04524 — فیکس- 534

ناصر آباد۔ ربوہ میں
نہایت باموقع مکان برقبہ دس مرلہ سوئی گیس، بجلی، میٹھے پانی اور ٹیلیفون سے آراستہ نیز دس مرلہ کارنر پلاٹ برائے فوری فروخت۔
رابطہ: حمید الدین، ۱۳۷۔ ناصر آباد۔ ربوہ۔ فون نمبر ۳۵۵

کیا آپ کو ایک جدید خوبصورت گھر کی ضرورت ہے؟
⊗ جو شہر کے وسط بیت الاقصیٰ کے قریب ہو۔ ⊗ جو جدید طرز تعمیر پر تیار شدہ، تمام سہولیات بجلی، پانی، فون سے آراستہ ہو۔ ⊗ جہاں عنقریب سوئی گیس متوقع ہے۔ ⊗ دو دو بیڈ رومز ملحقہ غسلخانے، ڈرائنگ روم، لاؤنج، گیراج اور کشادہ صحن پر مشتمل ہو۔ ⊗ باہم ملحق دو گھر کا سیٹ جو دو بھائیوں یا دوستوں کے ساتھ رہنے کی خواہش کی تکمیل کر سکتا ہے۔ ⊗ مکمل مالکانہ حقوق جس پر حسب ضرورت بینک سے قرض وغیرہ مل سکتا ہے۔ ⊗ اپنی بہترین جائے وقوع اعلیٰ اور ٹھوس تعمیر کے باوجود معقول اور مناسب قیمت۔
رابطہ کیلئے:- ہومیو ڈاکٹر عزیز احمد خان ۲: بلال مارکیٹ ربوہ فون: ۲۱۲۳۹۹ ۳۔ بیت العزیز رحمن کالونی۔ ربوہ فون ۲۱۱۳۹۹